27 رمضان المبارک 1444ھ / 17 اپریل، 2023ء

اجتماعِ شبِ قدر کا بیان

نزولِ قرآن کا ایک مقصد

اس بیان میں آپ جان سکیں گے…

- ✿…سورۂ قدر کا شانِ نزول
- ✿…شبِ قدر کے چند فضائل
- ✿…پیارے آقا نے جنّت کی خوشخبری سُنائی
- ✿…حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللہِ علیہ کی توبہ کا واقعہ

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے مَرْوِی ہے کہ سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک کے کچھ سَیّاح (یعنی سیر کرنے والے) فِرشتے ہیں، جو ذِکْر کی مَحافِل تلاش کرتے ہیں جب وہ مَحافِلِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں: (یہاں) بیٹھو۔ جب ذِکْر کرنے والے دُعا مانگتے ہیں تو فرشتے اُن کی دُعا پر آمین (یعنی ایسا ہی ہو) کہتے ہیں۔ جب وہ نبی پر درود بھیجتے ہیں تو وہ فِرشتے بھی ان کے ساتھ مل کر درود بھیجتے ہیں حتّٰی کہ وہ فارِغ ہو جاتے ہیں، پھر فِرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ اِن خوش نصیبوں کے لئے خوشخبری ہے کہ یہ مغفرت کے ساتھ واپس جارہے ہے۔ (1)

وہ سلامت رہا قِیامت میں | پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام
میرے پیارے پہ میرے آقا پر | میری جانب سے لاکھ بار سلام (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّةُ الْحَسَنَةُ تُدْخِلُ صَاحِبَهَا الْجَنَّةَ اچھی نیت بندے کو جنت

---

1 ...جمع الجوامع للسیوطی، جلد: 3، صفحہ: 125، حدیث: 7750۔

2 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 170-171 ملتقطًا۔

میں داخِل کروادیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیّتیں کر لیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ باَدَب بیٹھوں گا ❁ خوب توجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سورۂ قدر کا شانِ نزول

تفسیرِ عزیزی میں ہے: ایک بار ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سابقہ اُمّتوں اور ان کی لمبی لمبی عمروں کے متعلق غور فرمایا اور اپنی اُمَّت کی تھوڑی عمروں کو ملاحظہ فرمایا تو غمخوارِ اُمَّت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک دِل شفقت سے بھر آیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم یہ سوچ کر غمگین ہو گئے کہ میرے اُمّتی اگر ساری زِندگی خوب خوب نیکیاں کریں پھر بھی سابقہ اُمّتوں کی برابری نہیں کرسکتے۔

اِدھر محبوبِ رَبِّ اکبر، شاہِ خشک و تر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک دِل رنجیدہ ہوا، اُدھر اللہ پاک کی رَحمت جوش پر آئی اور اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی تسلی کے لئے آپ کو لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ کا تحفہ عطا فرمایا۔[2] چنانچہ ارشاد ہوا:

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ۚ﴿۱﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ؕ﴿۲﴾ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ	ترجمۂ کنزُالایمان: بے شک ہم نے اسے شبِ قدر میں اتارا، اور تم نے کیا جانا کیا شبِ قدر، شبِ

1 ... مسند فردوس، جلد: 4، صفحہ: 305، حدیث: 6895۔

2 ... تفسیرِ عزیزی، پارہ: 30، سورۂ قدر، جلد: 3، صفحہ: 257 خلاصۃً۔

اَلْفِ شَهْرٍ ۞ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۞ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۞ (پارہ:30، سورۂ قدر:1تا5)	قدر ہزار مہینوں سے بہتر، اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے، وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے میرے آقا و مولیٰ، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اُمّتیوں کی فِکْر ہوئی تو اللہ پاک نے آپ کی دل جُوئی کے لئے اُمّت کو شبِ قدر جیسی عظیم الشان نعمت عطا فرما دی۔ مَولانا حَسَن رضا خان رَحمۃُ اللہِ علیہ شانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جتنا مِرے خدا کو ہے میرا نبی عزیز | کونین میں کسی کو نہ ہو گا کوئی عزیز
جو کچھ تری رضا ہے، خدا کی وہی خوشی | جو کچھ تری خوشی ہے، خدا کو وہی عزیز[1]

اُمَّتِ مصطفےٰ کی ایک خصوصیت

اللہ پاک نے اپنے پیارے نبی، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں شبِ قدر کا تحفہ عطا فرمایا، یہ انعام، یہ عنایت خاص اِس اُمّت کے لئے ہے، پہلی اُمّتوں کو شبِ قدر نہیں دی گئی تھی، چنانچہ حضرت اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک نے میری امت کو شبِ قدر کا تحفہ عطا فرمایا اور ان سے پہلے اور کسی کو یہ رات عطا نہیں فرمائی۔[2]

جائے گی خُلد میں ہنستی ہوئی اُمّت اُن کی | کب گوارا ہوئی اللہ کو رِقّت اُن کی!
دیکھ آنکھیں نہ دِکھا مِہر قیامت ہم کو! | جن کے سایہ میں ہیں ہم دیکھی ہے صورت اُن کی!
پار ہو جائے گا اِک آن میں بیڑا اپنا | کام کر جائے گی محشر میں شِفاعت اُن کی

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ:135 ملتقطاً۔
2 ...مسندِ فِردوس، جلد:1، صفحہ:173، حدیث:647۔

شبِ قدر کے چند فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! آج ماہِ رمضانُ الْمُبَارک کی 27 وِیں رات ہے اور عُلَمائے کرام کی بھاری اکثریت اسی طرف ہے کہ رمضانُ الْمُبَارک کی 27 وِیں رات ہی **شبِ قدر** ہوتی ہے۔ لہٰذا ہم اُمّید کرتے ہیں کہ **اَلحمدُ لله! آج شبِ قدر ہے، آج مغفرت کی رات ہے، آج رحمت کی رات ہے، آج وہ رات ہے جس میں عبادت کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے، آج سلامتی کی رات ہے،** حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عنہما سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب شبِ قدر آتی ہے تو اللہ پاک کے حکم سے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ایک سبز جھنڈا لئے فرشتوں کی بہت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر نزول فرماتے ہیں اور اس سبز جھنڈے کو کعبہ شریف پر لہرا دیتے ہیں، حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے 100 بازو ہیں، جن میں سے 2 بازو صِرف اسی رات کھولتے ہیں، وہ بازو مشرق و مغرب میں پھیل جاتے ہیں، پھر حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات کھڑا، بیٹھا ہوا، نماز اور ذِکْرُ اللہ میں مَصْرُوف ہے اس سے سلام و مصافحہ کرو اور اُن کی دُعاؤں پر آمین بھی کہو، یہاں تک کہ صبح طلوع ہو جائے۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! شبِ قدر بہت برکتوں والی رات ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ مبارک رات نزولِ قرآن کی بھی رات ہے۔ جی ہاں! اللہ پاک کا مبارک فرمان ہے:

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚۖ ۱	ترجمۂ کنزُالایمان: بے شک ہم نے اسے شبِ قدر

(1) ...شُعَبُ الْاِیْمان، جلد: 3 صفحہ: 336، حدیث: 3695۔

(پارہ:30،سورۂ قدر:1) | میں اتارا۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: قرآن کریم کے نازل ہونے کی ابتدا رمضان میں ہوئی۔[1] مکمل قرآن کریم رمضانُ الْمُبارَک کی شب قدر میں لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف اتارا گیا اوربیتُ الْعِزَّت میں رہا۔[2] یہاں سے وقتاً فوقتاً حکمت کے مطابق جتنا جتنا اللہ پاک کو منظور ہوا جبریلِ امین علیہ السّلام لاتے رہے اور یہ نزول 23 سال کے عرصہ میں پورا ہوا۔[3]

نزولِ قرآن کاایک مقصد

اے عاشقانِ رسول! شبِ قدر چونکہ نزولِ قرآن کی رات ہے،اس مناسبت سے آیئے! پارہ:25، سُورۂ شُوریٰ کی ایک آیتِ کریمہ سنتے ہیں، جس میں نزولِ قرآن کی ایک حکمت بیان ہوئی ہے۔

سُورۂ شُوریٰ 25 وِیں پارے کی ایک مختصر سُورت ہے، اس میں 5 رکوع اور صِرف 53 آیات ہیں، اس مبارک سورت کی آیت 38 میں مسلمانوں کا ایک پیارا وصف بیان ہوا کہ مسلمان اپنے کام باہمی مشورے سے کرتے ہیں، اس مناسبت سے اس مبارک سورت کا نام سُورۂ شُوریٰ رکھا گیا۔ سُورۂ شُوریٰ کی آیت نمبر 7 میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

وَ كَذٰلِكَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا وَ تُنْذِرَ یَوْمَ الْجَمْعِ	ترجمۂ کنزُالایمان: اور یونہی ہم نے تمہاری طرف عربی قرآن وحی بھیجا کہ تم ڈراؤ سب شہروں

---

1 ... تفسیرِ کبیر، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:185، جلد:2، صفحہ:252۔
2 ... تفسیرِ خازن، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:185، جلد:1، صفحہ:112۔
3 ... تفسیرِ صراط الجنان، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:185، جلد:1، صفحہ:295۔

لَا رَیْبَ فِیْهِ ؕ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَ فَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ ۝ (پارہ:25، سورۂ شوریٰ:7)	کی اصل مکہ والوں کو اور جتنے اس کے گرد ہیں اور تم ڈراؤ اکٹھے ہونے کے دن سے جس میں کچھ شک نہیں ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں۔

تفسیر صراط الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: یعنی اے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! ہم نے آپ کی طرف عربی قرآن کی وحی بھیجی تاکہ آپ (بطورِ خاص) مرکزی شہر مکہ مکرمہ اور اس کے ارد گرد رہنے والوں کو ڈر سنائیں اور انہیں قیامت کے دن سے ڈرائیں جس میں اللہ پاک اَوّلین و آخرین اور سب آسمان و زمین والوں کو جمع فرمائے گا اور اس میں کچھ شک نہیں، اس دن جمع ہونے کے بعد پھر سب اس طرح علیحدہ علیحدہ ہوں گے کہ ان میں سے ایک گروہ جنت میں جائے گا اور ایک گروہ دوزخ میں داخل ہو جائے گا۔ (1)

قرآنِ کریم ڈر سُنانے کے لئے نازِل کیا گیا

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! اس آیتِ کریمہ میں واضح طَور پر فرما دیا گیا کہ اے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ہم نے آپ کی طرف قرآنِ کریم نازِل فرمایا، جو عربی زبان میں ہے اور یہ مبارک کلام قرآنِ کریم نازِل کیوں کیا گیا؟ اس لئے تاکہ آپ اس مبارک قرآن کے ذریعے اَہْلِ مکہ کو، اس کے ارد گرد کے شہروں کو ڈرائیں، کس چیز سے ڈرائیں؟ فرمایا:

یَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَیْبَ فِیْهِ ؕ	ترجمہ کَنْزُالایمان: اکٹھے ہونے کے دن سے جس

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:25، سورۂ شوریٰ، زیر آیت:7، جلد:9، صفحہ:33۔

میں کچھ شک نہیں۔ | (پارہ:25، سورۂ شوریٰ:7)

جمع ہونے کے دِن، وہ دِن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے، یہ کونسا دِن ہے؟ قیامت کا دِن؛ وہ دِن جس میں سب اگلوں پچھلوں کو جمع کر لیا جائے گا، سب آسمانوں اور زمین والے اس دِن اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہو جائیں گے۔

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا؛ نزولِ قرآن کے عظیم الشّان مقاصِد میں سے ایک اَہَم اور بنیادی مقصد یہ بھی ہے کہ اس مبارک کتاب کے ذریعے لوگوں کے دِلوں میں قیامت کا خوف پیدا کیا جائے۔

تلاوتِ قرآن کی چند برکات

اے عاشقانِ رسول! اب یہاں ہمارے لئے سیکھنے کی بہت اہم بات ہے، اَوَّل تو ہم یہ غور کریں کہ ہم تِلاوت کرتے ہیں کہ نہیں کرتے، شبِ قدر میں قرآنِ کریم نازِل ہوا تو یہ یقیناً ہمارے ہی لئے نازِل ہوا ہے، ہماری ہدایت کے لئے اللہ پاک نے یہ پاکیزہ کلام اُتارا ہے، یہ ہمارے نام ہمارے پیارے رَبّ کا پاکیزہ پیغام ہے، اگر ہم قرآنِ کریم کی تِلاوت نہیں کرتے تو یہ ہماری بہت بڑی کمزوری ہے، یہ نقص ہے، ہمیں چاہئے کہ ہم روزانہ قرآنِ کریم کی تلاوت کریں، جتنی کر سکتے ہیں، اتنی کریں، ایک رکوع، 2 رکوع، ایک پارہ، 2 پارے، 4 پارے، جتنی ہم کر سکیں، اتنی کریں روزانہ کریں، تِلاوتِ قرآن کے بہت فضائل ہیں: ❁ قرآنِ کریم کی تلاوت افضل ترین عبادت ہے ❁ قرآنِ کریم کی تلاوت سے اللہ پاک کا قرب ملتا ہے ❁ قرآنِ کریم کی تلاوت سے دِل روشن ہوتا ہے ❁ تلاوتِ قرآن کی برکت سے کردار نکھرتا ہے ❁ تلاوتِ قرآن کی برکت سے پریشانیاں دور ہوتی ہیں ❁ رنج

و غم مٹتے ہیں ❁ مشکلات حل ہوتی ہیں ❁ روزی میں برکت ہوتی ہے ❁ تلاوتِ قرآن کی برکت سے اللہ پاک کی رضا ملتی ہے ❁ تلاوتِ قرآن کی برکت سے عذابِ قبر سے نجات ملتی ہے ❁ یہاں تک کہ جو بندہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتا ہے، روزِ قیامت قرآنِ کریم اس کی شفاعت فرمائے گا اور اسے جنّت میں پہنچادے گا۔

لہٰذا مسلمان ہو کر بھی جو بندہ قرآنِ کریم کی تلاوت نہیں کرتا، اللہ پاک کی اس پاکیزہ کتاب سے دُور ہے، اسے چاہئے کہ قرآنِ کریم کے ساتھ اپنا رشتہ مضبوط کرے اور روزانہ پابندی کے ساتھ قرآنِ کریم کی تِلاوت کیا کرے۔

الٰہی خوب دیدے شوق قرآں کی تلاوت کا!
شرف دے گنبدِ خضریٰ کے سائے میں شہادت کا!

تلاوت کرنے والوں کے لئے غور طلب بات

اے عاشقانِ رسول! ہم میں سے جو لوگ تِلاوت کرتے ہیں اور ہم میں سے جو تِلاوت نہیں کرتے، وہ جب تِلاوت کرنے والے بن جائیں تو پھر ہم سب کے لئے ایک غور طلب بات ہے؛ وہ یہ کہ قرآنِ کریم نازِل ہونے کا ایک اَہم اور بنیادی مقصد ہے کہ اس کتاب کے ذریعے دِلوں میں قیامت کا خوف بڑھایا جائے، اب سُوال یہ ہے کہ ہم تِلاوت تو کرتے ہیں، حفّاظِ کرام نے حِفْظ بھی کرلیا، قاری صاحِب قرآنِ کریم پڑھا بھی رہے ہیں، ہم لوگ اپنے اپنے طَور پر تِلاوت بھی کرتے ہیں، سوچنا یہ ہے کہ کیا ہم قرآنِ کریم کے ذریعے سے اپنے دِل میں قیامت کا خوف بڑھانے میں بھی کامیاب ہو رہے ہیں یا نہیں؟ جب ہم تِلاوت کرتے ہیں تو کیا ہمارا دِل خوفِ خُدا سے کانپتا بھی ہے یا نہیں کانپتا؟ کیا آنکھوں سے آنسو بھی

نکلتے ہیں یا نہیں نکلتے؟ بارگاہِ اِلٰہی میں پیشی کے خوف سے ہم لرز جاتے ہیں یا نہیں لرزتے! اگر قرآنِ کریم کے ذریعے بھی ہمارے دِل میں قیامت کا، بارگاہِ اِلٰہی میں حاضری کا خوف نہیں بڑھ رہا تو یہ بھی ایک بڑی کمی ہے، **قرآنِ کریم کے نازِل ہونے کا ایک بنیادی مقصد دِل میں خوفِ قیامت بڑھانا ہے،** اگر ہم یہ مقصد ہی حاصِل نہیں کر پا رہے تو یہ غور کا مقام ہے، آخر قرآنِ کریم کے ذریعے بھی ہمارے دِل میں خوفِ خُدا کیوں نہیں بڑھ رہا؟

ہم اپنے اَسْلاف، بزرگانِ دِین، اللہ پاک کے نیک بندوں کی زندگیاں دیکھیں، ان کی سیرت پڑھیں، وہ پاکیزہ حضرات قرآنِ کریم پڑھ کر جس طرح خوفِ خُدا سے رویا کرتے تھے، جیسے ان پر خوفِ خدا کے سبب لرزہ طاری ہوتا ہے، کاش! ہمیں ان بلند رُتبہ ہستیوں، اللہ پاک کے ان نیک بندوں کا فیضان نصیب ہو جائے۔

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا اندازِ تلاوت

حدیثِ پاک میں ہے: ایک روز پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کسی شخص کو تلاوت کرتے سُنا، جب اس نے یہ آیات پڑھیں:

اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًاۙ(۱۲) وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِیْمًاۗ(۱۳) (پارہ:29، سورۂ مزمل:12-13)	ترجمہ کَنْزُالایمان: بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب۔

بس یہ آیات سننے کی دیر تھی کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خوفِ خُدا کے غلبے کے سبب غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔[1]

1 ...سُبُلُ الھُدیٰ وَالرَّشاد، جلد:7، صفحہ:59۔

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! یہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں، آپ کی شان یہ ہے کہ ❁ یہ زمین، یہ آسمان، یہ پُوری کی پُوری کائنات اللہ پاک نے آپ کے صدقے میں بنائی ہے ❁ جنّت آپ کی مِلْک ہے ❁ روزِ قیامت جب سب ربِّ قہّار کے غضب کا حال دیکھ کر کانپ رہے ہوں گے، کسی کو زبان کھولنے کی ہمّت نہیں ہو گی، اس وقت ہمارے پیارے آقا، رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہی ہوں گے جو شفاعتِ کبریٰ کا دروازہ کھلوائیں گے ❁ آپ ہی ہوں گے جو سب سے پہلے جنّت کا دروازہ کھلوائیں گے ❁ آپ ہی ہوں گے جو ہم جیسے مجرموں کو اپنے دامنِ شفاعت میں چھپا کر جنّت میں پہنچا دیں گے ❁ اتنی بلند شان، ایسی اعلیٰ عزّت ہونے کے باوُجود ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے خوفِ خُدا کا کیا عالَم تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے خوفِ آخرت پر مبنی آیات سُنی تو غش آ گیا۔ یہ تو ایک روایت ہے، اس کے عِلاوہ اور کتنی روایات ہیں جن میں اس بات کا واضح بیان ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تِلاوت سنتے یا خُود تلاوت فرماتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک آنکھوں سے آنسو جاری ہو جایا کرتے تھے۔

قرآن سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے

اسی طرح صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوان کے مبارک احوال دیکھئے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ﳓ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى

ترجمہ کنزُ العرفان: اللہ نے سب سے اچھی کتاب اتاری کہ ساری ایک جیسی ہے، باربار دہرائی جاتی ہے۔ اس سے ان لوگوں کے بدن

ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ (پارہ:23، سورۂ زمر:23)	پر بال کھڑے ہوتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل اللہ کی یاد کی طرف نرم پڑ جاتے ہیں۔

یہ صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان کا مبارک انداز...!! حضرت اَسْمَاء رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان کی یہ حالت تھی کہ جب ان کے سامنے قرآنِ کریم کی تِلاوت کی جاتی تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے اور ان کے رونگٹے (یعنی جسموں پر موجود بال) کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ (1)

تِلاوت کی توفیق دیدے اِلٰہی!	گُناہوں کی ہو دُور دِل سے سیاہی

پیارے آقا نے جنّت کی خوشخبری سُنائی

قرآنِ کریم میں 28ویں پارے کی ایک مشہور آیتِ کریمہ ہے، اللہ پاک فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پارہ:28، سورۂ تحریم:6)	ترجمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

حضرت عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحمۃُ اللہِ علیہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک دِن پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان کے سامنے یہ آیتِ کریمہ تِلاوت فرمائی تو ایک نوجوان یہ آیت سُن کر خوفِ خدا کے سبب غش کھا کر گِرے اور بے ہوش ہو گئے۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس نوجوان کے قریب تشریف لے گئے، اس کے دِل پر اپنا پیارا پیارا نورانی ہاتھ رکھا، دِل ابھی

1 ... تفسیرِ خازِن، پارہ:23، سورۂ زمر، زیرِ آیت:23، جلد:4، صفحہ:55۔

دھڑک رہا تھا، مالِک جنّت، قاسِمِ نعمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یَافَتٰی! قُلْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ یعنی اے نوجوان! کہو: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ۔ اس نوجوان نے کلمہ طیبہ پڑھا۔ اس پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اسے جنّت کی خوشخبری سُنائی، پھر فرمایا: اے میرے صحابہ! کیا تم نے اللہ پاک کا یہ فرمان نہیں سُنا: (1)

ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ (پارہ:13، سورۂ ابراھیم:14)	ترجمۂ کنزُالایمان: یہ (جنّت) اس کے لیے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے۔

اللہ! اللہ! اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! کیا شان ہے صحابۂ کرام علیہم الرِّضوان کی، یہ جب قرآنِ کریم پڑھتے یا سنتے تھے تو ان پر خوفِ خُدا غالِب آجاتا تھا، یہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیشی کے خوف سے تھر تھرایا کرتے تھے اور پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا اندازِ کرم دیکھئے! اس نوجوان صحابیٔ رسول پر خوفِ خُدا کے غلبے کے سبب غشی طاری ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اسے جنّت کی خوشخبری سے نواز دیا۔ سُبْحٰنَ اللہ!

ہر صحابیِ نبی! جنّتی! جنّتی!	سب صحابیات بھی! جنّتی! جنّتی!	
چار یارانِ نبی! جنّتی! جنّتی!	حضرتِ صدّیق بھی! جنّتی! جنّتی!	
اور عُمرِ فاروق بھی! جنّتی! جنّتی!	عُثمانِ غنی! جنّتی! جنّتی!	
فاطمہ اور علی! جنّتی! جنّتی!	ہیں حَسَن حُسین بھی! جنّتی! جنّتی!	
والدِین نبی! جنّتی! جنّتی!	ہر زوجۂ نبی! جنّتی! جنّتی!	

***

(1)... مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۂ ابراھیم، جلد:3، صفحہ:93، حدیث:3390۔

اور ابو سفیان بھی! جنّتی! جنّتی!	ہیں مُعاویہ بھی!	جنّتی! جنّتی!(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تِلاوتِ قرآن کا ایک باطنی ادب

کاش! ہمیں بھی قرآنِ کریم پڑھ کر، سُن کر رونا نصیب ہو جائے، کاش! قرآنِ کریم کی برکت سے ہمارے دِل روشن ہوں اور خوفِ خدا کی عظیم دولت نصیب ہو جائے۔ حُجَّۃُ الْاِسْلَام امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے **اِحْیَاءُ الْعلوم** کی پہلی جلد میں تِلاوتِ قرآن کے 10 باطنی آداب بیان فرمائے ہیں۔ ان میں 7 واں باطنی ادب ہے: **تَخْصِیص** یعنی بندہ قرآنِ کریم کو اپنے ساتھ خاص سمجھے، اپنی ہدایت کے لئے تِلاوت کرے، تِلاوت کرتے وقت یہ تَصَوُّر باندھے کہ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں جو اَحْکامِ بیان فرمائے ہیں، یہ میرے ہی لئے ہیں، جن کاموں سے اللہ پاک نے منع فرمایا ہے، یہ مجھے ہی منع کیا جا رہا ہے، قرآنِ کریم میں جو قیامت کا تذکرہ ہے، جہنّم کا ذِکر ہے، عذابات کا تذکرہ ہے، جو نصیحت بھرے واقعات بیان کئے گئے ہیں، یہ سب میرے ہی لئے ہیں، میں نے ہی ان سے نصیحت لینی ہے۔(2)

اگر ہم یہ تَصَوُّر باندھ کر تِلاوت کریں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! قرآنِ کریم ہمارے دِل میں اُترے گا، اَثَر بھی کرے گا، آنکھوں میں آنسو بھی آئیں گے اور اللہ پاک نے چاہا تو زِندگی بھی سَنور جائے گی۔

الٰہی خوب دیدے شوق، قرآں کی تلاوت کا!
شرف دے گنبدِ خضریٰ کے سائے میں شہادت کا!

---

1 ...وسائلِ فردوس، صفحہ: 53۔
2 ...احیاء العلوم (مترجم)، جلد: 1، صفحہ: 859 خلاصۃً۔

خوفِ قیامت کے فضائل

اے عاشقانِ قرآن! اللہ پاک نے فرمایا:

وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا وَ تُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ فَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝ (پارہ:25، سورۂ شوریٰ:7)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور یونہی ہم نے تمہاری طرف عربی قرآن وحی بھیجا کہ تم ڈراؤ سب شہروں کی اصل مکہ والوں کو اور جتنے اس کے گرد ہیں اور تم ڈراؤ اکٹھے ہونے کے دن سے جس میں کچھ شک نہیں ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں۔

اس آیتِ کریمہ میں قرآنِ کریم کے نزول کا ایک مقصد بتایا گیا اور وہ کیا ہے؟

قرآنِ کریم کے ذریعے دِلوں میں خوفِ قیامت بڑھانا۔

یہ نزولِ قرآن کا ایک بنیادی مقصد ہے۔ اب ہم اسے سامنے رکھ کر ذرا غور کریں:

❁ **قرآنِ کریم کِتَابِ ہدایت ہے** اور نازِل کیوں ہوا؟ دِلوں میں خوفِ خُدا بڑھانے کے لئے۔ معلوم ہوا خوفِ خُدا ہدایت ملنے کا ذریعہ ہے ❁ **قرآنِ کریم کے ذریعے قوموں کو عروج، ترقی اور بلندی ملتی ہے** اور قرآنِ کریم نازِل کیوں ہوا؟ دِلوں میں خوفِ خُدا بڑھانے کے لئے۔ معلوم ہوا: خوفِ خُدا کی برکت سے عُروج، ترقی اور بلندی ملتی ہے ❁ **قرآنِ کریم قربِ اِلٰہی دِلانے والی کتاب ہے** اور نازِل کیوں ہوئی؟ دِلوں میں خوفِ خُدا بڑھانے کے لئے۔ معلوم ہوا: خوفِ خُدا کی برکت سے اللہ پاک کا قرب ملتا ہے ❁ اسی طرح غور کرتے چلے جائیے! ❁ قرآنِ کریم میں اگلے پچھلوں کا عِلْم ہے ❁ قرآنِ کریم نُور

ہے ❁ قرآنِ کریم اللہ پاک کی مضبوط رَسّی ہے ❁ قرآنِ کریم نجات ہے ❁ قرآنِ کریم شفاعت فرمانے والا ہے اور نازِل کیوں ہوا؟ دِلوں میں خوفِ خُدا بڑھانے کے لئے، لہٰذا معلوم ہوا کہ اگر ہم اپنے دِل میں اللہ پاک کا، روزِ قیامت اس کی بارگاہ میں حاضری کا خوف بڑھالیں تو اس کی برکت سے ہمیں عروج بھی ملے گا، ترقی بھی ملے گی، دُنیا و آخرت میں نجات بھی نصیب ہو گی، حکمت بھی نصیب ہو گی اور اللہ پاک نے چاہا تو روزِ قیامت ہم شفاعت کے حق دار بھی بن جائیں گے۔

عبادت میں، ریاضت میں، تلاوت میں لگا دے دل!
مہِ رمضان کے صدقے میں فرما دے کرم مَولا!

قیامت کا ہوش رُبا منظر

اے عاشقانِ رسول! کاش! ہمیں بھی خوفِ خُدا کی دولت نصیب ہو جائے۔ ورنہ یاد رکھئے! ہم قیامت سے ڈریں یا نہ ڈریں، قیامت تو آئے گی ہی آئے گی، یہ دُنیا کی زندگی اور کتنے دِن ہے...!! کتنا عرصہ ہم دُنیا میں رہ پائیں گے ❁ آہ! جلد بہت جلد وہ وقت آنے والا ہے جب حضرت مَلَكُ الْمَوت علیہ السّلام تشریف لائیں گے، ہمارے اَہْلِ خانہ، عزیز رشتے دار وغیرہ سب کھڑے دیکھتے رہ جائیں گے اور وہ ہمارے جسم سے رُوح نکال کر لے جائیں گے ❁ آہ! پھر ہمیں جلد ہی غسل دے کر کفن پہنا دیا جائے گا ❁ میت قبر میں اتار دی جائے گی ❁ آہ! وہ گھپ اندھیری قبر، تنگ مکان...!! نہ جانے کتنا عرصہ اس میں رہنا ہو گا ❁ پھر قیامت قائِم ہو گی، آہ! صد کروڑ آہ! وہ دِن کتنا ہولناک دِن ہو گا، جب حضرت اسرافیل علیہ السّلام صُور پھونکیں گے، صُور کی ہولناک آواز سُن کر سب مُردے قبروں سے

اُٹھ کھڑے ہوں گے ❁ سب کو ہانک کر میدانِ محشر میں جمع کر دیا جائے گا ❁ یہ زمین تانبے کی زمین سے بدل دی جائے گی ❁ آسمان لپیٹ دیا جائے گا ❁ سورج سوا میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا ❁ جہنّم کو لایا جائے گا ❁ اس کی پشت پر بال سے باریک، تلوار سے تیز، اندھیرے میں ڈُوبا ہوا پُل صِراط رکھ دیا جائے گا ❁ سامنا قہر کا ہو گا ❁ لوگ پسینے سے شرابُور ہوں گے ❁ بعض اپنے ہی پسینے میں ڈُبکیاں لے رہے ہوں گے، خُدائے قہّار جَلَّ جَلَالُہٗ اس روز ایسا غضب فرمائے گا کہ ایسا غضب اس نے کبھی نہیں فرمایا ❁ لمبا عرصہ اسی حال پر گزر جائے گا ❁ پھر کہیں جا کر حِساب شروع ہو گا۔

اب ذرا تَصَوُّر باندھئے! اس صُورتِ حال میں ہمیں پُکارا جا رہا ہو گا: اے فُلاں بِن فُلاں! رَبّ کے حُضُور حاضِر ہو...!! آہ! اس غضبناک پُکار پر ہم جھجکیں گے، ڈریں گے، منہ چھپائیں گے مگر آہ! اس روز کون ہے جو چھپ سکے گا...؟ فرشتے کھینچ کر ربِّ جبّار و قہّار جَلَّ جَلَالُہٗ کے حُضُور پیش کر دیں گے، آہ! صد کروڑ آہ! ایسے ہولناک منظر میں ہم اپنے ایک ایک عَمَل کا حساب کیسے دے پائیں گے؟ ہمارا اَعْمال نامہ ہمارے ہاتھوں میں تھما دیا جائے گا، ہمارا ہر چھوٹے سے چھوٹا، بڑے سے بڑا عَمَل اَعْمال نامے میں دَرْج ہو گا، مُجْرِم پُکاریں گے:

یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ۟ۚ وَ لَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ۟ۚ یٰلَیْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِیَةَ ۟ۚ مَاۤ اَغْنٰى عَنِّیْ مَالِیَهْ ۟ۚ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ۟ۚ (پارہ: 29، سورۃُ الحاقّۃ: 25 تا 29)	ترجَمۂ کنزُالایمان: ہائے کسی طرح مجھے اپنا نوِشتہ (نامۂ اعمال) نہ دیا جاتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے ہائے کسی طرح موت ہی قصّہ چکا جاتی میرے کچھ کام نہ آیا میرا مال میرا سب زور جاتا رہا۔

روزِ قیامت کیا جواب دیں گے؟

اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! اس روز ہم کیسے حِساب دے پائیں گے...؟ مگر افسوس! ہم نہیں ڈرتے، سُستی کرتے ہیں، غفلت میں پڑتے ہیں، مال و دولت کی حِرص، دُنیوی عہدوں کی طلب اور نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر آخرت کو بھولتے اور گُناہوں میں پڑتے بلکہ بُرائیوں پر اَڑتے، توبہ سے بھاگتے ہیں، لوگوں سے بھلے ہی شرمائیں مگر رَبِّ رحمٰن سے حیا نہیں کرتے، رات کے اندھیرے میں، بند کمرے میں چُھپ کر گُناہوں کا بازار گرم کرتے ہیں، مگر یاد رکھئے! روزِ قیامت ہمارا کوئی عَمل چُھپ نہیں پائے گا، ہر چھوٹے سے چھوٹا بڑے سے بڑا عَمل ہمارے سامنے کر دیا جائے گا۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۝ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۝

(پارہ:30، سورۂ زلزال:7-8)

ترجَمۂ کنزُالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بَھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر بُرائی کرے اسے دیکھے گا۔

خُدائے قہّار ہے غضب پر، کُھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچا لو آ کر شفیعِ محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے (1)

کوئی بُرائی چُھپ نہیں سکتی

حضرت لقمان حکیم رَحمۃُ اللہِ علیہ جو اللہ پاک کے نیک بندے ہیں، اللہ پاک نے آپ کو حکمت و دانائی عطا فرمائی تھی، آپ نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی، جس کا ذِکْر قرآنِ کریم میں بھی ہے، آپ نے فرمایا:

یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ

ترجَمۂ کنزُالایمان: اے میرے بیٹے برائی اگر رائی

(1)...حدائقِ بخشش، صفحہ:181۔

فَتَكُنۡ فِیۡ صَخۡرَةٍ اَوۡ فِی السَّمٰوٰتِ اَوۡ فِی الۡاَرۡضِ یَاۡتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیۡفٌ خَبِیۡرٌ ﴿۱۶﴾ (پارہ:21،سورۂ لقمان:16)	کے دانہ برابر ہو پھر وہ پتھر کی چٹان میں یا آسمانوں میں یا زمین میں کہیں ہو اللہ اُسے لے آئے گا بے شک اللہ ہر باریکی کا جاننے والا خبردار ہے۔

معلوم ہوا؛ بُرائی چاہے کتنی ہی چھوٹی ہو اور کتنی ہی چُھپا کر کی جائے، روزِ قیامت اللہ پاک اُس بُرائی کو سامنے لے آئے گا، بے شک اللہ پاک ہر چھوٹی سے چھوٹی، باریک سے باریک بات کو جاننے والا، خبردار ہے۔

چُھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گناہ	وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
ارے او مجرم بے پَروا دیکھ	سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے[1]

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے یومُ الْجَمْع (جمع ہونے کا دِن)، قرآنِ کریم اس دِن کا ڈر دِلوں میں بڑھانے کے لئے نازِل ہوا، یہی وہ خوف، وہ ڈر ہے جس کی آج ہمارے معاشرے کو، معاشرے کے ایک ایک فرد کو بہت ضرورت ہے۔ کاش! ہمیں صحیح معنوں میں اس دِن کا ڈر نصیب ہو جائے۔

خوفِ قیامت کے فضائل

(1): رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قیامت کے دن سب آنکھیں رونے والی ہوں گی مگر تین آنکھیں نہیں روئیں گی، ان میں سے ایک وہ آنکھ بھی شُمار فرمائی جو اللہ پاک کے خوف سے روئے ہو گی۔[2] **(2):** حضرت انس رَضِیَ اللہُ عنہ سے

[1] ...حدائقِ بخشش، صفحہ:167۔
[2] ...کنز العمال، کتاب المواعظ، جلد:15، صفحہ:356، حدیث:43350۔

روایت ہے ایک مرتبہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسول ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پارہ:28، سورۂ تحریم:6)	تَرجَمۂ کَنْزُالْعِرْفان: جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

پھر ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ ہزار برس تک بھڑکائی گئی تو سُرخ ہو گئی، پھر ہزار برس تک بھڑکائی گئی تو سفید ہو گئی، پھر ہزار برس تک بھڑکائی گئی تو سیاہ ہو گئی، اب نری سیاہ ہے، یہ کبھی نہیں بجھے گی، یہ سن کر ایک حبشی رونے لگا، حضرت جبریل علیہ السّلام تشریف لائے اور پوچھا یہ کون ہے؟ اللہ پاک کے آخری نبی، **محمدِ عربی** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حبشہ کا رہنے والا ہے، اور آپ نے اس کے رونے کو پسند فرمایا۔ جبریل امین علیہ السّلام نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم! میرا جو بندہ دنیا میں میرے خوف سے روئے گا، میں اسے جنت میں ضرور ہنساؤں گا۔[1]

تِرے خوف سے، تیرے ڈر سے ہمیشہ	میں تھر تھر رہوں کانپتا یااِلٰہی!
مِرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دَم	ترے خوف سے یاخُدا یااِلٰہی!

(3): رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب مؤمن کا دل اللہ پاک کے خوف سے لرزتا ہے تو اس کی خطائیں اس طرح جھڑتی ہیں جیسے خشک درخت سے اس کے پتے جھڑتے ہیں۔

جی چاہتا ہے پھوٹ کے روؤں ترے ڈر سے	اللہ مگر دِل سے قَساوت نہیں جاتی

(4): سرورِ عالم، نُورِ مُجَسَّم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت وجلال کی

---

1 ...شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ، جلد:1، صفحہ:489، حدیث:799۔

قسم! جو دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہا میں بروزِ قیامت اسے امن میں رکھوں گا۔[1]

میرا نازُک بدن جہنَّم سے | از طفیلِ رضا بچا یارَبّ!
کر دے جنّت میں تُو جوار اُن کا عطا | اپنے عطّار کو عطا یارَبّ![2]

خوفِ خدا ھدایت کا ذریعہ ھے

پیارے اسلامی بھائیو! دِلوں میں خوفِ خُدا،خوفِ آخرت بڑھانا قرآنِ کریم کے بنیادی مقاصِد میں سے ایک اَہَم مقصد ہے۔یہ بھی قرآنِ کریم کی نِرالی حکمت ہے کہ قرآنِ کریم زِندگی بدلنے، ایک فرد، ایک معاشرے اور ایک قوم میں مثبت انقلاب برپا کرنے کے لئے دِلوں میں خوفِ خُدا بڑھاتا ہے، پھر جب دِلوں پر خوفِ خُدا غالِب آ جاتا ہے تو معاشرہ خود بہ خود درست رستوں کا مُسَافِر بن جاتا ہے۔

اگر میں بادشاہ ہوتا تو...!!

آج قرآنِ کریم کی اس حکمت کو سنجیدگی سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔یہ واقعی حقیقت ہے؛خوفِ خُدا انسان کو اندر سے سُدھار دیتا ہے۔حضرت اَبُو الْجَوْزَاء رَحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے تھے: اگر میں بادشاہ بن گیا تو میں راستوں پر بڑے بڑے مینار بنواؤں گا اور ان کے اُوپر ایک ایک شخص کھڑا کر دوں گا اور ان کی یہ ڈیوٹی لگا دُوں گا کہ بس ہر وقت یہی پُکارتے رہے: اے لوگ! جہنّم۔ اے لوگو! جہنّم۔ اے لوگو! جہنّم۔[3]

گویا حضرت اَبُو الْجَوْزَاء رَحمۃُ اللہِ علیہ یہ اچھی طرح جانتے تھے کہ اگر لوگوں کے دِل میں

---

1 ...شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ، جلد:1، صفحہ:491-483، حدیث:803-777۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:80-81۔

3 ...مجموع رسائل ابنِ رجب الحنبلی، التخویف من النار، جلد:4، صفحہ:103۔

جہنّم کا خوف پیدا کر دیا جائے تو صِرف ایک فرد نہیں بلکہ پُوری قوم سیدھے راستے کی مُسَافِر بن سکتی ہے۔

ہم کبھی اپنے آپ پر ہی غور کر لیں؛ کتنی بار ایسا ہوتا ہے کہ ذَرَّہ برابر خوفِ خُدا ہمیں لرزا کر رکھ دیتا ہے اور ہم گُناہوں کو بھول کر نیک رستے پر آجاتے ہیں۔ غور کر لیں ✿ کیا جنازہ دیکھ کر زبان پر کلمہ شریف جاری نہیں ہو جاتا ✿ اچانک زلزلہ آجائے تو کیا لوگ گُناہوں کو چھوڑ کر کلمہ طیبہ کا وِرْد شروع نہیں کر دیتے ✿ بلکہ حقیقت میں نہیں، صِرف خواب میں کبھی قبر دیکھ لیں، قبر کا کوئی ہولناک منظر دیکھ لیں، قیامت کی ہولناکی سے متعلق کوئی خواب دیکھ لیں تو کئی دِن تک وہ منظر آنکھوں کے سامنے سے ہٹتا ہی نہیں ہے، ہم کسی کو وہ خواب سُنائیں یا نہ سُنائیں، البتہ ہمارے دِل میں کہیں نہ کہیں اس خواب کا اَثَر رہتا ہے اور اسی اَثَر کی وجہ سے ہم گُناہوں کی طرف بڑھتے ہوئے ہمارے قدم لرز رہے ہوتے ہیں۔

اس سے اندازہ لگائیے! جب خوفِ قیامت پر مبنی ایک خواب کا یہ اَثَر ہوتا ہے تو اگر یہ خوفِ خُدا مستقل طَور پر ہمارے دِل میں بیٹھ جائے تو اس کے کتنے فائدے ملیں گے۔

حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللهِ علیہ کی توبہ کا واقعہ

حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللهِ علیہ بہت بڑے ولیٔ کامِل ہیں، توبہ کرنے سے پہلے آپ نشے کے عادِی تھے، آپ نے ایک مرتبہ خوفِ قیامت پر مبنی ایک خواب تھا جو آپ کی توبہ کا سبب بنا، آپ نے توبہ کی اور ولایت کے بلند ترین مقام پر پہنچ گئے۔ وہ خواب کیا تھا؟ کتابوں میں لکھا ہے: آپ کی ایک بیٹی تھی، آپ اس سے بہت محبت کیا کرتے تھے۔ آپ کی اس بیٹی کا انتقال ہو گیا۔ بیٹی کے انتقال کے بعد آپ نے ایک دِن خواب دیکھا، کیا دیکھتے

ہیں کہ قیامت کا ہوشربا منظر ہے، آپ اپنی قبر سے نکلے، ساتھ ہی ایک بڑا اژدھا بھی آپ کی قبر سے نکلا اور آپ کا پیچھا کرنے لگا، آپ اس سے ڈر کر دوڑنے لگے، وہ اژدھا بھی آپکے پیچھے تیز رینگنے لگا، آپ دوڑتے دوڑتے ایک کمزور سے بوڑھے کے قریب سے گزرے، آپ نے اسے پُکارا کہ مجھے اس اژدھے سے بچاؤ! مگر اس بوڑھے نے جواب دیا: میں کمزور ہوں، میں تمہیں اس سے نہیں بچا سکتا۔ حضرت مالِک بن دینار دوڑتے دوڑتے ایک پہاڑ پر چڑھ گئے، اس پر شامیانے اور سائبان لگے ہوئے تھے، اچانک ایک آواز آئی: اس نا امید کو دشمن کے نرغے میں جانے سے پہلے ہی گھیر لو! تو بہت سے بچوں نے انہیں گھیر لیا جن میں آپ کی وہ بیٹی بھی تھی، وہ آپ کے پاس آئی، اس نے اژدھا کو مارا تو وہ بھاگ گیا اور پھر وہ آپ کی گود میں بیٹھ گئی، اس نے آپ کو بتایا کہ بابا جان! وہ اژدھا اَصل میں آپ کے بُرے اَعْمال تھے اور وہ بوڑھا جس کے قریب سے آپ گزرے، وہ آپ کا اچھا عمل تھا، آپ نے بُرے اعمال کے ذریعے اسے اتنا کمزور کر دیا کہ اس میں آپ کے بُرے اعمال کا مقابلہ کرنے کی طاقت ہی نہیں رہی، لہٰذا آپ اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کریں اور خود کو ہلاکت سے بچانے کی کوشش کریں۔

یہ خواب دیکھنے کے بعد حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللہِ علیہ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ نے سچّی پکّی توبہ کی اور نیک اَعْمَال شروع کر دیئے، یہاں تک کہ اللہ پاک نے آپ کو وِلایت کے بلند ترین مقام پر پہنچا دیا۔[1]

اللہُ اکبر! اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے لمحے بھر کا خوفِ قیامت؛ جو ایک خواب

---

1 ... الروض الریاحین، صفحہ: 157-158 خلاصۃً۔

دیکھنے کے ذریعے دِل میں آیا، اس خوفِ قیامت نے حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللہِ علیہ کی زندگی بدل کر رکھ دی۔ یہی خوفِ قیامت دِلوں میں بڑھانے کے لئے قرآنِ کریم نازِل ہوا، اندازہ لگایئے! اگر ہمیں یہ خوف نصیب ہو جائے تو ہمارے جینے کا رنگ ڈھنگ ہی بدل جائے، ہم نمازوں کے پابند، گُناہوں سے بیزار اور نیک اَعْمَال کے پیروکار بن جائیں۔ کاش! ہمیں صحیح معنوں میں خوفِ قیامت نصیب ہو جائے۔

خوفِ خُدا اِسْلام کی بنیادی تعلیم ہے

پیارے اسلامی بھائیو! خوفِ خُدا، خوفِ قیامت، خوفِ جہنّم کی بہت برکتیں ہیں، یقین مانیے! تنزلی کے گڑھے میں گِری ہوئی قوم کو اگر ترقی، عروج اور بلندیوں تک لے جانا ہو تو اس کے لئے سب سے بنیادی چیز یہ ہے کہ اس قوم کے دِل میں **خوفِ خُدا** پیدا کر دیا جائے۔ جب اللہ پاک کا خوف دِل میں آ جائے، مرنے کے بعد دوبارہ اُٹھنے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں پیشی کا خوف دِل میں بیٹھ جائے تو ایک فرد ہی نہیں پُورا معاشرہ سدھر جاتا ہے، تنزلی کے گڑھے میں گِری ہوئی قوم، ترقی کی انتہاؤں تک پہنچ جاتی ہے۔

ذرا غور کیجئے! ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دُنیا میں تشریف لانے سے پہلے وہ کون سی بُرائی تھی جو عرب معاشرے میں نہیں پائی جاتی تھی؟ زمانۂ جاہلیت میں بدکاری عام تھی، شراب عام تھی، جھوٹ عام تھا، بے حیائی عام تھی، سُود عام تھا، رشوت عام تھی بلکہ اس سے بڑھ کر اور بُرائی کیا ہو گی کہ دُنیا میں کفر و شرک عام تھا، خانہ کعبہ شریف کے پاس بھی شرک کے اسباب موجود تھے، جب ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن بَن کر دُنیا میں تشریف لائے، آپ نے اِعلانِ نبوت فرمایا تو آپ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اِعْلانیہ طَور پر اسلام کی دَعْوَت دینے کے لئے جو حکم دیا گیا، وہ یہ تھا:

قُمْ فَاَنْذِرْ ۪ۙ﴿۲﴾ (پارہ:29، سورۂ مدثر:2)	ترجمہ: کھڑے ہو جاؤ، پھر ڈر سُناؤ!

یعنی اسلام کی اعلانیہ تبلیغ کا پہلا حکم ہی **خوفِ خُدا** پر مبنی تھا، پھر ہمارے آقا، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صَفَا پہاڑی پر کھڑے ہو کر جو اسلام کی پہلی اعلانیہ تبلیغ فرمائی، اس میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو **خوفِ خُدا** ہی کا دَرْس دیا۔

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے جہنّم سے ڈرایا

مسلم شریف کی روایت ہے، حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: (اسلام کے ابتدائی دور میں) جب یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی:

وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴿۲۱۴﴾ (پارہ:19، سورۂ شعراء:214)	ترجمہ کَنْزُالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ۔

تو اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے قریش کو ایک جگہ جمع کیا، جب سب جمع ہو گئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہر ہر قبیلے کو علیحدہ علیحدہ مخاطب کر کے فرمایا: اے بنو کعب! خود کو جہنّم سے بچاؤ! اے بنو مُرَّہ! خُود کو جہنّم سے بچاؤ! اے بنو عبدِ شمس! خُود کو جہنّم سے بچاؤ! اے بنو عبدِ مُناف! خُود کو جہنّم سے بچاؤ! اے بنو ہاشِم! خود کو جہنّم سے بچاؤ! اے بنو عبد المطلب! خُود کو جہنّم سے بچاؤ! بے شک (اگر تم نے ایمان قبول نہ کیا تو) میں اللہ پاک کے مقابل تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔[(1)]

یہ تھی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ابتدائی نیکی کی دعوت...!!

---

1 ...مسلم، کتاب الایمان، باب فی قولہ تعالیٰ: وانذر عشیرتک...الخ، صفحہ:100، حدیث:204 ملتقطاً۔

ذرا غور فرمایئے! پیارے آقا، رسولِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کُفّار کو نیکی کی دعوت دی اور کیا فرمایا: خود کو جہنّم سے بچاؤ...!! ابتدا ہی میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دِلوں میں خوفِ خُدا ڈالا اور یہی خوفِ خُدا تھا، جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کے دِلوں میں پیدا کر کے زمانۂ جاہلیت کے بگڑے ہوئے مُعَاشرے کو ایسا مِثَالی مُعَاشرہ بنا دیا کہ ایسے مُعَاشرے کی مِثَال دُنیا میں کہیں نہیں ملتی، یہی وہ مِثَالی مُعَاشرہ ہے جو قیامت تک آنے والے تمام معاشروں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ مَعْلُوم ہوا مُعَاشَرے کو سُدھارنے کے لئے، مُعَاشَرے کو مِثَالِی مُعَاشَرہ بنانے کے لئے **خوفِ خُدا** اہم ترین بنیاد ہے۔

معاشرے میں بُرائیوں کا ایک اہم سبب

اے عاشقانِ رسول! یہ واقعی حقیقت ہے کہ جیسا اللہ پاک سے ڈرنے کا حق ہے، اگر ہمیں واقعی ایسا خوفِ خُدا نصیب ہو جائے تو یقین کیجئے! ہمارا معاشرہ واقعی مِثَالی معاشرہ بَن جائے، ہمارے مُعَاشرے سے تمام برائیاں ختم ہو جائیں، گُناہوں کے اَڈّے وِیران ہو جائیں اور پُورا مُعَاشَرہ دُنیا میں جنّت کی تصویر بن جائے۔

اگرچہ گُناہوں اور جرائم کے اور بہت سارے اسباب ہیں، ان میں ایک بہت اَہَم اور بنیادی سبب **خوفِ خُدا** کی کمی بھی ہے: ❁ شراب کیوں پی جاتی ہے؟ **خوفِ خُدا** کی کمی کی وجہ سے ❁ آدمی بدکاری کی طرف کیوں بڑھتا ہے، **خوفِ خُدا** کی کمی کی وجہ سے ❁ سُود کیوں کھاتے ہیں، **خوفِ خُدا** کی کمی کی وجہ سے ❁ چوریاں کیوں ہوتی ہیں؟ **خوفِ خُدا** کی کمی کی وجہ سے ❁ ڈکیتیاں کیوں ہوتی ہیں؟ **خوفِ خُدا** کی کمی کی وجہ سے ❁ ناحق قتل کیوں ہوتے ہیں؟ **خوفِ خُدا** کی کمی کی وجہ سے ❁ جُوئے کے اڈّے کیوں چلتے ہیں؟ **خوفِ خُدا** کی کمی کی وجہ سے ❁ دوسروں

کوناحق تکلیف کیوں پہنچائی جاتی ہے؟**خوفِ خُدا**کی کمی کی وجہ سے ❁غیبت کیوں ہوتی ہے؟ **خوفِ خُدا**کی کمی کی وجہ سے ❁چغلی، جھوٹ،وعدہ خلافی، گالی گلوچ،یہ سب کیوں ہے؟**خوفِ خُدا**کی کمی کی وجہ سے ❁گھر گھر میں جنگ کیوں ہے؟**خوفِ خُدا**کی کمی کی وجہ سے ❁ناپ تول میں کمی کیوں کی جاتی ہے؟**خوفِ خُدا**کی کمی کی وجہ سے، غرض:**گُناہوں کی جتنی بھی بڑی فہرست بنالی جائے،اُن تمام گُناہوں کے اسباب میں جو بنیادی چیز ملے گی وہ خوفِ خُدا کی کمی ہو گی۔ لِہٰذااگر ہم اپنے معاشرے کو مِثالی معاشرہ بناناچاہتے ہیں،اگر معاشرے سے گُناہوں کاخاتمہ کرناہے تواس کے لئے ہم سب کواپنے اندر خوفِ خُدا پیدا کرناہو گا۔**

مثالی مُعَاشَرے کے 2اہم اَوْصَاف

یہاں یہ بات بھی سمجھنے اور غور کرنے کی ہے کہ **مثالی معاشرہ** کہتے کسے ہیں؟اس تعلق سے تفصیلی گفتگو ہو سکتی ہے،پُوری پُوری کتابیں لکھی جاسکتی ہیں،البتہ مختصر طَور پر یُوں کہا جاسکتاہے کہ ایک مثالی معاشرے کی 2اہم بنیادیں ہیں:**(1):**اُس مُعَاشرے کے افراد ایک دوسرے کی حق تلفی نہ کرتے ہوں،کوئی بھی دُوسروں پر ظُلم نہ کرتاہو**(2):**اوراُس مُعَاشَرے کاہر فرد دوسروں کے ساتھ خیر خواہی کا،دوسروں کی بھلائی کاجذبہ رکھنے والاہو۔

یہ دونوں باتیں جس معاشرے میں پائی جائیں،وہ معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بھی ہو گا اور اس معاشرے میں جرائم بھی بالکل نہ ہونے کے برابر ہوں گے۔اور یہ (حق تلفی کا نہ ہونا،خیر خواہی کاجذبہ ہونا) دونوں باتیں **خوفِ خُدا** کے ذریعے حاصِل کی جاسکتی ہیں،یعنی اگر ہمارے دِلوں میں **خوفِ خُدا** پیدا ہو جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!اس کی برکت سے حق تلفیاں بھی ختم ہو جائیں گی اور خیر خواہی کا جذبہ بھی پیدا ہو جائے گا۔آیئے!اس بات کو 2

وَاقعات کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں:

خوفِ خدا کے سبب غَش کھا کر گر پڑے

حضرت مِسْعَر بن کِدَام رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے،ایک روز ہم امامِ اعظم امام ابوحنیفہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ کہیں سے گزر رہے تھے، بے خیالی میں امامِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مبارک پاؤں ایک لڑکے کے پیر پر پڑ گیا، لڑکے کی چیخ نکل گئی اور اُس کے منہ سے بے ساختہ نکلا: يَا شَيْخُ اَلَا تَخَافُ الْقِصَاصَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی اے بزرگ! کیا آپ روزِ قیامت لئے جانے والے انتقامِ خُداوندی سے نہیں ڈرتے؟ بَس اس لڑکے کی یہ بات سُننی تھی کہ امامِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پر لرزہ طاری ہو گیا اور آپ غَش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اندازہ کیجئے! امامِ اعظم رَحمۃُ اللہِ علیہ کا مبارک پاؤں محض بے خیالی میں اس لڑکے کے پاؤں پر پڑا، آپ نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا، اُس لڑکے کی زبان سے بھی بے ساختہ جملہ نکلا مگر اس جملے میں روزِ قیامت بارگاہِ اِلٰہی میں حاضری کا ذِکْر تھا، امامِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو جونہی بارگاہِ اِلٰہی میں حاضری کا خیال آیا، آپ پر لرزہ طاری ہوا اور غَش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔ غور فرمائیے! جو بندہ اتنا اللہ پاک سے ڈرتا ہو ❁ کیا وہ کسی کی حق تلفی کرے گا؟ ❁ کیا وہ کسی کو گالیاں دے گا؟ ❁ کیا وہ کسی کی رقم دبائے گا؟ ❁ کیا وہ کسی کو ناحق ستائے گا؟ ❁ کیا وہ دوسروں کی نیند خراب کرے گا؟ ❁ کیا وہ دوسروں پر کیچڑ اُچھالے گا؟ ہر گز نہیں بلکہ جو **خوفِ خُدا** والا ہو گا وہ ہر دَم دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے والا ہو گا۔ معلوم ہوا اگر ہمیں **خوفِ خُدا** کی نعمت نصیب ہو جائے تو اِنْ

---

1 ...اشکوں کی برسات، صفحہ:17۔

اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! مُعاشَرے سے جرائِم اور حق تلفیاں بالکل ختم ہو جائیں گی۔

عطا ہو خوفِ خُدا خُدارا، دو الفتِ مصطفےٰ خُدارا
کروں عمل سنّتوں پہ ہر دَم امامِ اعظم ابو حنیفہ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مفتیٔ اَعْظم ہند رَحمۃُ اللہِ علیہ اور جذبۂ خیر خواہی

ایک بار رَئِیْسُ القلم، عَلّامہ ارشَدُ الْقادری صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہزادے حُضُور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اپنے مدرسے **مدرسہ فَیْضُ العُلُوم** میں تشریف لانے کی دعوت پیش کی، حُضُور مفتیٔ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف لائے، واپسی پر ریلوے اسٹیشن جانے کے لئے حُضُور مفتیٔ اعظم ہند رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ رِکشہ میں تشریف فرما ہوئے ہی تھے کہ ایک شخص نے حاضِر ہو کر عرض کی: حُضُور! فلاں پریشانی سے دو چار ہوں، تَعوِیذ عطا فرما دیجئے۔ عَلّامہ ارشَدُ الْقادری صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس شخص سے فرمایا: گاڑی کا ٹائم ہو چکا ہے اور تم ابھی تعویذ کے لئے بول رہے ہو! حضور مفتیٔ اعظم ہند رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عَلّامہ ارشد القادری صاحب کو روک دیا۔ عَلّامہ صاحب نے عرض کیا: حُضُور! گاڑی چُھوٹ جائے گی۔ اس پر حضور مفتیٔ اعظم ہند رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **خوفِ خُدا** کے جذبے سے سرشار ہو کر فرمایا: چُھوٹ جانے دو۔ دوسری ٹرین سے چلا جاؤں گا۔ کل قیامت کے دِن اگر خُداوندِ کریم نے پوچھ لیا کہ تُو نے میرے فُلاں بندے کی پریشانی میں کیوں مدد نہیں کی تو میں کیا جواب دوں گا؟ یہ فرما کر رِکشہ سے سارا سامان اُتروالیا۔[2]

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:573۔

2 ...فیضانِ سُنّت، صفحہ:111 ملتقطًا۔

خیالِ خاطرِ احباب چاہئے ہر دَم | انیسؔ ٹھیس نہ لگ جائے آبگینے کو

اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! حُضُور مفتیِ اعظم ہند رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ **خوفِ خُدا** والے تھے، آپ کو روزِ قیامت اللہ پاک کی بارگاہ میں پیشی کا خوف تھا، آپ نے ایک دُکھی مسلمان کی خیر خواہی کے لئے گاڑی چُھوٹ جانا تو گوارا کیا مگر اس کی دِل جُوئی کئے بغیر چلے جانا منظور نہ ہوا۔ اب غور فرمایئے! مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کا یہ جذبہ اگر ہمیں نصیب ہو جائے تو ہمارا مُعَاشَرہ کیسا حَسِیْن اور خوبصُورت ہو جائے، لڑائی جھگڑے دَم توڑ جائیں، گالی گلوچ کا تَصَوُّر بھی باقی نہ رہے، حَسَد، جَلَن، بغض و کینہ وغیرہ یہ تمام باطنی بیماریاں مُعَاشَرے سے ختم ہو جائیں۔ اور یہ سب کیسے ہو گا؟ **خوفِ خُدا** کے ذریعے۔

معلوم ہوا کسی بھی مُعَاشَرے کو مِثَالی معاشرہ بنانے کے لئے جو اَہَم اور بنیادی چیزیں ہیں: حق تلفیوں سے بچنا اور خیر خواہی، یہ دونوں **خوفِ خُدا** کے ذریعے بخوبی حاصِل ہوتی ہیں، لہٰذا مُعَاشَرے میں تبدیلی لانے کے لئے، مُعَاشَرے کو مِثَالی مُعَاشَرہ بنانے کے لئے **خوفِ خُدا** اِنتہائی لازم و ضروری ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو **خوفِ خُدا** کی نعمت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

قلب میں خوفِ خُدا رکھ کر تُو سارے کام کر
کامیابی ہو گی تیری اِنۡ شَآءَ اللہ! ہر ڈَگَر [1]

خوفِ خُدا حاصِل کرنے کے طریقے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے **خوفِ خُدا** کی اہمیت کے متعلق سُنا، **خوفِ خُدا** ہی وہ بنیادی

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 698۔

چیز ہے جس کے ذریعے ہم اپنے دُنیا میں آنے کے مقصد کو پُورا کر سکتے ہیں، **خوفِ خُدا** کے ذریعے ہی ہم گُناہوں سے بچ سکتے ہیں، **خوفِ خُدا** ہی کے ذریعے ہمارا مُعَاشرہ مِثَالی معاشرہ بن سکتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ہمارے اندر **خوفِ خُدا** پیدا کیسے ہو گا؟ ❁ اس کے لئے قرآنِ کریم کی تِلاوت کا معمول بنایا جائے، بالخصوص وہ آیات جن میں اللہ پاک کے عذاب کا، جہنّم کا، قیامت کا ذِکْر ہے، اُن آیات کا ترجمہ اور تفسیر پڑھ کر ذِہن میں بٹھا کر خوب توجہ سے بار بار اُن آیات کی تلاوت کی جائے ❁ احادیث میں **خوفِ خُدا** کا بیان ہے، ایسی احادیث پڑھی جائیں ❁ **خوفِ خُدا** پر مبنی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے ❁ **خوفِ خُدا** رکھنے والے بزرگانِ دِین کی سیرت پڑھی جائے ❁ جدول بنا کر روزانہ یا کم از کم ہفتے میں ایک بار قبرستان حاضِری دی جائے، وہاں فاتحہ شریف بھی پڑھی جائے ساتھ ہی ساتھ اس بات پر غور بھی کیا جائے کہ عنقریب میں نے بھی قبر میں آنا ہے، اس وقت میری بے بسی کا عالَم کیا ہو گا؟ پھر قبر کے مُعَاملات پر غور بھی کیا جائے ❁ دِل میں **خوفِ خُدا** پیدا کرنے اور بڑھانے کے لئے ایک اور مدنی پھول جو امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تعلیمات سے حاصِل ہوتا ہے وہ یہ کہ **خوفِ خُدا** کے درجات کا لحاظ کیا جائے، امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **منہاج العابدین** میں **خوفِ خُدا** کو خَطَرات میں شُمار کیا ہے یعنی **خوفِ خُدا** دِل میں پیدا ہونے والے خیالات میں سے ہے، یہ **خوفِ خُدا** کا ابتدائی درجہ ہے، مطلب یہ ہے کہ ابتداءً **خوفِ خُدا** محض ایک خیال کی طرح ہوتا ہے، دِل میں آیا اور ختم ہو گیا، کبھی اچانک قبر کا خیال آگیا، کبھی روزِ قیامت اللہ پاک کے حُضُور حاضِری کا خیال آگیا، کبھی جہنّم کا خیال آگیا، یہ خیال بس چند سیکنڈ کا ہوتا ہے اور یہ خیالات **خوفِ خُدا** کے متعلق پڑھتے رہنے سے، **خوفِ خُدا** کے متعلق بیانات وغیرہ سنتے رہنے سے حاصِل ہوتے ہیں، پھر جب یہ خیال دِل میں آنے لگ جائیں تو

پھر ضروری ہے کہ اِن خیالات کو دِل میں پختہ کیا جائے، مثلاً روزانہ رات کو تنہائی میں بیٹھ کر قبر وآخرت کا تصور کیا جائے، بار بار قبرستان حاضِری دی جائے یُوں بار بار **خوفِ خُدا** والے خیالات کا تصور جماتے رہنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! آہستہ آہستہ یہ خیالات دِل میں پختہ ہو جائیں گے، پھر یہی **خوفِ خُدا** محض خیال نہیں بلکہ صِفَّت بن جائے گی، یہ **خوفِ خُدا** کا وہ درجہ ہے جسے امام غزالی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہِ نے احیاء العلوم میں **مقامِ خوف** فرمایا ہے۔

اللہ پاک ہمیں قبر و آخرت کی فِکْر اور خوفِ خُدا کی انمول دولت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدرسۃ المدینہ بالغان

پیارے اسلامی بھائیو! گناہوں سے چھٹکارا پانے کے لئے، اللہ و رسول صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانبردار بندہ بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے! 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے! اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دِینی کام مدرسۃ المدینہ بالغان بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے تحت مسجدوں میں، سکول و کالج اور مارکیٹوں وغیرہ میں لگنے والے مدارِسُ المدینہ بالغان میں بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کو تجوید کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سکھایا جاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ بنیادی ضروری اَحکام و مَسَائل اور سنتیں و آداب بھی سکھائے جاتے ہیں۔

سنّتوں کا عامل بن گیا

بلوچستان (پاکستان) کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے مَیں بہت فیشن پرست تھا، چہرے پہ داڑھی تھی نہ سرپر عمامہ شریف کا تاج، راہِ سنّت سے دور دُنیا کی محبت میں مسرور اپنی قیمتی زندگی کو بے عملی اور جہالت کے اندھیروں میں گزار رہا تھا۔ میری زندگی میں روشنی کی کِرن اس طرح نمودار ہوئی کہ ایک دن دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی نے مجھے تجوید کے ساتھ قرآن پاک پڑھنے کا ذہن دیا، نمازِ عشا کے بعد لگائے جانے والے مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں نے ان کی نیکی کی دعوت کو قبول کر لیا اور مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کرنے لگا، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس کی برکت سے مَیں نے تجوید کے ساتھ قرآن کریم سیکھ لیا اور فیشن پرستی چھوڑ کر سنّتوں کا عامل بن گیا۔**

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے | تلاوت کرنا صُبح وشام میرا کام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآن مع تفسیر ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! دعوتِ اسلامی ہمیں موبائل کے ذریعے بھی عِلْمِ دین سیکھنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک موبائل ایپلی کیشن جارِی کی گئی ہے، جس کا نام ہے: **Quran with Tafseer** (قرآن مع تفسیر)۔ یہ ایپلی کیشن **Android** اور **IOS** دونوں

طرح کی ڈیوائسز سے ڈاؤن لوڈ کر کے استعمال کی جا سکتی ہے، اس اپیلی کیشن میں ❁ مکمل قرآن کریم ❁ اعلیٰ حضرت، آقائے نعمت، اِمامِ اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کا لکھا ہوا ترجمۂ کنز الایمان ❁ دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق نہایت آسان ترجمہ، ترجمۂ کنز العرفان اور ❁ آسان انداز میں لکھی گئی، اُردُو کی سب سے جدید (**Latest**) تفسیر صراط الجنان شامل ہے۔ آپ کہیں بھی ہوں، اس اپیلی کیشن کی مدد سے قرآنِ کریم ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھ کر بآسانی سمجھ بھی سکتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ قرآنی آیات کو، ترجمہ اور تفسیر کو وٹس ایپ (**Whats App**)، فیس بُک (**Facebook**) وغیرہ پر اپنے دوستوں کے ساتھ شیئر بھی کر سکتے ہیں۔ اس اپیلی کیشن کو اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، عِلْمِ دین سیکھئے اور دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کمایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللهُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی كَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

---

(1)… تاریخِ مدینہ دمشق، جلد: 9، صفحہ: 343۔

قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا سُنّت ہے

2 فرامینِ آخری نبی، رسول ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): میری اُمّت کی اَفْضَل عبادت تلاوتِ قرآن ہے[1] (2): جو رات کو 200 آیات تِلاوت کرے، اس کا نام عبادت گزاروں میں لکھ دیا جائے گا اور جو 400 آیات کی تِلاوت کرے، اس کے لئے ایک قِنْطار اَجْر لکھ دیا جائے گا، ایک قِنْطار 120 قیراط کے برابر ہے اور ایک قیراط اُحُد پہاڑ جتنا ہے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! قرآنِ کریم کی تِلاوت کرنا سُنَّت ہے۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت فرمایا کرتے تھے ❁ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: کوئی چیز آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو تِلاوت سے نہ روکتی تھی ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم رات کی نماز میں کبھی کبھی پُوری سُورَۂ بقرہ اور سُورَۂ آلِ عمران کی تلاوت فرمایا کرتے تھے ❁ روزانہ رات کو سُورَۂ سجدہ، سُورَۂ ملک، سُورَۂ بنی اسرائیل، سُورَۂ زُمَر، سُورَۂ کافرون، سُورَۂ فلق اور سُورَۂ ناس کی تلاوت کرکے سویا کرتے تھے۔

اللہ پاک ہمیں بھی خوب تِلاوتِ قرآن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

الٰہی خوب دے شوق قرآں کی تلاوت کا
شَرَف دے گنبدِ خضرا کے سائے میں شہادت کا

مختلف سنّتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **بہارِ شریعت** جلد: 3، حِصّہ: 16 اور امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

---

1 ...شُعَبُ الْاِیمان، باب: تعظیم قرآن، جلد: 2، صفحہ: 347، حدیث: 2004۔
2 ...شُعَبُ الْاِیمان، جلد: 2، صفحہ: 401، حدیث: 2197۔

کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سنّتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

غم کے بادَل چَھٹیں قافلے میں چلو	خوب خوشیاں ملیں قافلے میں چلو
رب کے در پر جُھکیں، اِلتِجائیں کریں	بابِ رحمت کھلیں، قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم۔